منصفانہ ہی سلوک کی بابت کوئی ثبوت کی جانکاری و معلومات سے آشنا ہونے کا مطالبہ کریں۔ غیر کانگریسی وغیر بھاجپائی جماعتوں کو ابھی اقتدار کی دہلیز پر پہنچنا نصیب نہ ہوا ہے اس لئے اگر وہ ہندوستانی عوام سے جو بھی وعدے اور خوشنما باتیں کریں اس پر کچھ کہنا لاحاصل ہی بات ہے۔

۲۱ستمبر ۹۵ء کو میڈیا کے ذرائع نے ملک اور بیرون ملک میں ایک اہم خبر عوام تک پہنچائی کہ آج گنیش کی مورتی دودھ پی رہی ہے۔ اس خبر یا افواہ کا ذریعہ و ثبوت کہاں سے ہم پہنچا یہ تو معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس دن لاکھوں اور کروڑوں لوگ عورتیں مرد بچے سب ہی مندروں کی طرف دوڑ پڑے۔ اس پر ہم خود کچھ نہ کہتے ہوئے صرف ہندو سماج ہی کی مقتدر ہستیوں کے تبصروں سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہیں گے۔ روزنامہ ہندوستان (ہندی) نئی دہلی رقمطراز ہے :

"۔۔ شہر کی نالیوں میں منوں ٹنوں دودھ بہانے سے پہلے ہمارے دلوں میں شاید ایک کسک سی اٹھتی اسوقت ہمیں ان ہی گلیوں میں پھرتے پیلے بیمار، پچکے پیٹ اور سینک سے ہاتھ پیروں والے وہ بھوکے ننگے بالک مزدور نظر آتے جو ہمارے اس پاکھنڈ کی وجہ سے ملک میں کتوں وغیرہ کے ساتھ گھروں کی جھوٹن پر جھگڑنے پر آمادہ ہیں" روزنامہ اسٹیٹسمین نئی دہلی لکھتا ہے کہ مورتیوں کے ذریعہ دودھ پینا صحیح تھا یا غلط مگر یہ بلا مبالغہ سچ ہے کہ اس کے کارن دودھ کی کمی محسوس کی گئی نتیجۃً ضرورتمندوں اور غریبوں کو دودھ نہیں ملا کبھی بھی دودھ بیچنے والے نے سپنے میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ ایک کیلو دودھ کی قیمت تنلو روپے ہو جائے گی ــــ اگر مورتیوں کو دودھ پلانے یا ان پر چڑھانے کے بجائے قیمتی دودھ کو دودھ سے محروموں میں تقسیم کر دیا جاتا" دی پائنیر نئی دہلی مورتیوں کو دودھ پلانے کو جنون کہتے ہوئے لکھتا ہے اس گھٹنا سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگوں کے مذہبی جذبات بھڑکانا سب سے آسان کام ہے" روزنامہ امر اجالا ہندی میرٹھ نے خوب لکھا ہے کہ اگر مورتیاں روز دودھ پینے لگیں تو ایک اور مشکل مسئلہ کھڑا ہو جائے گا شاید دودھ ملے ہی نہیں یا پھر اور مہنگا ہو جائے گا۔ اور اس سب سے دلچسپ شری پنکج پرسون کا ایک مضمون بعنوان آنکھوں دیکھا جھوٹ" لگا، جس پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے یہ کہنا ہی کافی ہوگا۔ کوئلوں میں بھی سفیدی کی امید سے مایوس نہ ہویا جائے ــــ اور اس سب پر پانی پھیر دیا۔